السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد پہلے سے موجود تھی۔ قضاء الٰہی سے امام مسجد مولوی عبداللہ صاحب کا انتقال ہوگیا۔ تو بعض لوگوں نے اسے مسجد میں دفن کرنے پر زور دیا مگر نمبر دار اور بعض دوسرے لگ اس کے خلات تھے مگر زبردستی قبر بنا دی گئی بہت مدت کے بعد بارش کی وجہ سے قبر زمین میں دھنس گئی تو پھر اس قبر کو اکھاڑ کر از سر نو میت کے کرنگ کو غسل وغیرہ دے کر دوبارہ قبر پکی اور کچی اینٹ ملا کر بنا دی گئی۔ لہٰذا بادلائل اس مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم تحریر فرمایا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے : «صلوافی بیوتکم ولا تجعلوہا قبورا» ''یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھو اوران کو قبریں نہ بناؤ'' اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر گھروں میں نماز نہ پڑھوگے تو وہ قبروں کے حکم میں ہوجائیں گے کیونکہ قبروں میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبریں اور مسجدیں آپس میں ضدیں ہیں، جمع نہیں ہوسکتیں۔ پس قبروں کو مسجدیں نہیں بنانا چاہیے اور مسجدوں کو قبریں نہیں بنانا چاہیے۔ اسی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ہم مساجد» ''خدا یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

خدا کی شان جن کے مذہب میں اس مسئلہ میں زیادہ احتیاط تھی۔ وہی اب بے احتیاطی کرتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک میت کا جنازہ مسجد میں جائز نہیں کیونکہ میت کا مسجد میں داخل کرنا جائز نہیں۔ اب میت کا داخل کرنا تو کجا میت کو دفن کرنے لگ گئے ہیں گویا ہمیشہ کے لیے مسجد کو میت کا گھر بنا دیا ہے۔

پھر اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اگر کسی وقت مسجد کو فراخ کرنا پڑا تو قبر درمیان میں آئے گی اور نماز کی کتنی دقت ہوگی۔ نیز حدیث میں ہے۔ «لا تصلوا الیہا» ''قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو۔'' جب قبر درمیان میں آئی تو لامحالہ پچھلی صفوں کا منہ اس طرف ہوگا تو اس حدیث کا خلاف لازم آیا۔ اس کے علاوہ قبر میت کا گھر ہے اور اس کے لیے وہ جگہ معین کردی گئی ہے اور حدیث میں ہے «لا یوطن احدکم فی المسجد کما یوطن البعیر فی الوطن (او کما قال)» ''یعنی مسجد میں تم سے کوئی ایک جگہ مقرر نہ کرے جیسے اونٹ اپنے باڑے میں مقرر کرلیتا ہے جہاں قبر بنی ہے اگر اس کی وصیت میت نے کی ہے تو اس نے حدیث کا خلاف کیا۔ ورنہ دفن کرنے والوں کے ذمہ اس کا گناہ ہے۔ زندہ اگر مسجد میں جگہ مقرر کرے گا تو نماز کے لیے کرے گا جو مسجد بنانے کی اصل غرض ہے اور دفن کے لیے کوئی جگہ معین کردینا تو گویا اس کو اس کی اصل غرض سے علیحدہ کردینا ہے اور پھر ہمیشہ کے لیے ایسا کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا اس لئے فوراً اس قبر کو اکھاڑ دینا چاہیے اور اس کی ہڈیاں کسی دوسری جگہ دفن کردینی چاہیں۔ «من رای منکم منکرا فلیغیرہ ل بیدہ الحدیث» ''یعنی بُری بات کو فوراً بدل دینا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص342

محدث فتویٰ